ذمہ داری اور احتساب کا مسکن

آپ کی ذات سے وابستہ ہر چیز آپ کی منتخب کردہ نہیں ہوتی۔ آپ کی پیدائش، آپ کا ماضی اور آپ کے ابتدائی تجربات—یہ سب وہ کچھ ہے جو آپ کو (وراثت میں) ملا ہے، یہ آپ کے فیصلے نہیں تھے۔ لیکن جو چیز ہمیشہ آپ کی اپنی رہتی ہے، وہ ہے آپ کا **ردِ عمل**۔ جو کچھ آپ کے ساتھ پیش آتا ہے اور اس کے جواب میں جو کچھ آپ کرتے ہیں، ان دونوں کے درمیان آپ کا ارادہ، آپ کا ضمیر اور آپ کی انسانیت چھپی ہوتی ہے۔ زندگی کے طوفان آپ کے اختیار میں نہیں ہو سکتے، لیکن اپنی کشتی کا رخ موڑنا ہمیشہ آپ کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ اور یہی وہ چھوٹا سا مقدس انتخاب ہے جہاں سے وقار، جوابدہی (Accountability) اور مقصد جنم لیتے ہیں۔

میں ان کے سامنے بیٹھا تھا اور آخر کار وہی بات کہہ دی جو کئی دنوں سے میرے ذہن میں گردش کر رہی تھی: "مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں کسی بھی چیز کا ذمہ دار کیوں ٹھہرایا جاتا ہوں۔ کیا ہر چیز پہلے سے طے شدہ (Determined) نہیں ہے؟ میری پرورش، میرا مزاج، میرے ردِ عمل—یہ سب تو ماضی کے حالات اور تربیت (Conditioning) کا نتیجہ ہیں۔ تو پھر اس میں میرا اپنا انتخاب کہاں ہے؟"

انہوں نے سکون سے میری طرف دیکھا، جیسے وہ یہ کشمکش پہلے بھی کئی بار سن چکے ہوں۔

انہوں نے پوچھا، "کیا واقعی آپ کو ایسا لگتا ہے کہ آپ کا کوئی بھی عمل آپ کا اپنا انتخاب نہیں ہے؟"

میں نے عرض کیا، "دیکھیے، میں ایک خاص ماحول میں پیدا ہوا، مخصوص تجربات نے میری شخصیت کو ڈھالا، اور کچھ خاص محرکات (Triggers) میرے اندر پروگرام کر دیے گئے۔ چنانچہ، اگر میں کسی خاص طریقے سے ردِ عمل دیتا ہوں، خاص طور پر جذباتی لمحات میں، تو پھر مجھے موردِ الزام کیوں ٹھہرایا جائے؟ کیا یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ نہیں ہے؟"

انہوں نے سوچ بچار کے لیے میرے اور اپنے درمیان کچھ دیر خاموشی کا سہارا لیا۔ پھر پوچھا، "اگر یہ بات **مکمل** طور پر درست ہے، تو پھر ہم کسی کو مہربانی پر کیوں سراہتے ہیں، یا کسی کو ظلم سے کیوں روکتے ہیں؟ اچھے سلوک پر انعام اور نقصان دہ رویے پر سزا کیوں دی جاتی ہے؟ اگر لوگ صرف اپنی ذہنی تربیت (Conditioning) کے مطابق ہی کام کر رہے ہیں، تو پھر اخلاقیات کی زبان ہی بے معنی ہو جاتی ہے۔"

مجھے تھوڑی سی الجھن محسوس ہوئی۔ "جب آپ اسے اس طرح بیان کرتے ہیں تو یہ بات کافی شدت پسندانہ معلوم ہوتی ہے۔"

انہوں نے جواب دیا، "وہ اس لیے کہ یہ واقعی ایک انتہا ہے۔ آپ کے بارے میں بہت سی چیزیں بلاشبہ پہلے سے طے شدہ تھیں۔ آپ نے اپنے والدین، اپنا بچپن، اپنی جینیات (Genetics)، وہ جذباتی لغت جو آپ کو ملی، یا اپنے فطری رجحانات کا انتخاب خود نہیں کیا۔ لیکن ایک چیز ایسی ہے جو پہلے سے طے شدہ نہیں تھی۔"

میں اشتیاق سے آگے کو جھکا۔ "وہ کیا ہے؟"

انہوں نے کہا، "کسی بھی صورتحال میں آپ کا **ردِ عمل**۔ وہ حصہ پہلے سے نہیں لکھا گیا۔ وہ حصہ صرف آپ کا ہے۔"

میں نے ماتھے پر بل لاتے ہوئے کہا، "میں نہیں جانتا۔ کچھ ردِ عمل ایسے محسوس ہوتے ہیں جیسے وہ قابو سے باہر ہوں۔"

انہوں نے پوچھا، "مثلاً کیا؟"

میں نے کہا، "مثال کے طور پر، جب کوئی میری توہین کرے۔ میں اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ پاتا۔ وہ پھٹ پڑتا ہے۔ اس لمحے میں، مجھے سچ مچ ایسا لگتا ہے جیسے میرے پاس کوئی دوسرا راستہ یا انتخاب ہی نہیں تھا۔"

انہوں نے اپنا سر جھکایا، "کوئی انتخاب نہیں؟ بالکل بھی نہیں؟"

"جی ہاں،" میں نے اصرار کیا۔ "اس غصے میں میں جو کچھ بھی کرتا ہوں وہ خودکار (Automatic) لگتا ہے—جیسے میرے اختیار سے باہر ہو۔"

وہ مسکرائے—تمسخر سے نہیں، بلکہ ایک گہری سمجھ بوجھ کے ساتھ۔ "ٹھیک ہے۔ میں آپ سے کچھ پوچھتا ہوں۔ کیا ہو اگر یہی توہین آپ کے استاد کی طرف سے ہو؟"

میں نے پلکیں جھپکائیں۔

انہوں نے سلسلہ جاری رکھا، "کیا ہوا اگر یہ آپ کے باس (Boss) کی طرف سے ہو؟"

میں خاموش ہونے لگا۔

اور انہوں نے آخر میں پوچھا، "اور کیا ہوا اگر یہ توہین والدین کی طرف سے ہو؟"

میں نے نظریں جھکا لیں، کیونکہ سچ اب تکلیف دہ حد تک واضح ہو چکا تھا۔ میرا وہ "بے قابو غصہ" مخصوص حالات میں بہت حد تک قابو میں آ جاتا تھا۔

انہوں نے مجھے جلد بازی پر مجبور نہیں کیا، بلکہ مجھے خود اس حقیقت تک پہنچنے کا موقع دیا۔

تھوڑی دیر بعد، میں نے سرگوشی کی، "وہ... صورتحال مختلف ہو گی۔"

انہوں نے نرمی سے پوچھا، "مختلف کیوں؟ توہین وہی ہے، الفاظ وہی ہیں، اور دکھ بھی وہی ہے۔ تو پھر آپ کا ردِ عمل کیوں بدل جاتا ہے؟"

میں نے آہ بھری۔ "اس لیے کہ وہاں نتائج زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ میں خود کو روک لوں گا۔"

انہوں نے سر ہلایا۔ "بالکل درست۔ اس کا مطلب ہے کہ ردِ عمل قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ آپ محض بعض حالات میں اسے قابو نہ کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ جب معاملہ سنگین ہو، تو آپ خود کو نظم و ضبط (Regulate) کا پابند کر لیتے ہیں۔ یہی نظم و ضبط آپ کی 'قوتِ ارادی' (Willpower) ہے۔ آپ کا یہ سمجھنا کہ کیا مناسب ہے—یہ آپ کے 'ضمیر' سے آتا ہے۔ یہ دونوں آپ کے اندر ہی کام کرتے ہیں۔ آپ بس انہیں تسلسل کے ساتھ استعمال نہیں کر رہے۔"

ان کی باتیں میری توقع سے کہیں زیادہ گہرائی تک مجھ میں اتر گئیں۔ "تو، میرے پاس انتخاب کا اختیار موجود ہے... خواہ مجھے ایسا محسوس نہ بھی ہو۔"

انہوں نے کہا، "آپ کے پاس ہمیشہ انتخاب ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ گنجائش بہت کم ہوتی ہے—صرف ایک سانس کے برابر—لیکن یہ موجود ہوتی ہے۔ محرک (Stimulus) اور ردِ عمل (Reaction) کے درمیان ایک وقفہ ہوتا ہے۔ اسی وقفے میں آپ کی قوتِ ارادی بستی ہے۔ اسی وقفے میں آپ کا ضمیر سرگوشی کرتا ہے۔ یہی وہ حصہ ہے جو آپ کو انسان بناتا ہے۔"

میں انہیں دیکھتا رہا اور وہ کہتے گئے، "میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں۔ چند دن پہلے ٹریفک میں ایک شخص نے اچانک میری گاڑی کے آگے اپنی گاڑی لا کر میرا راستہ کاٹ دیا۔ مجھے فوراً غصہ آیا—میرا پرانا مزاج ردِ عمل دینے کے لیے تیار تھا۔ لیکن پھر مجھے یاد آیا کہ میں کیا چاہتا ہوں کہ میرا بچہ ایسے لمحات میں کیسا رویہ اختیار کرے۔ ایک چھوٹا سا وقفہ پیدا ہوا۔ میں نے اسے استعمال کیا۔ میں نے ہارن نہیں بجایا۔ میں نے اسے غصے سے نہیں دیکھا۔ میں نے اسے گزر جانے دیا۔ بظاہر یہ ایک چھوٹا سا انتخاب تھا، لیکن باطنی طور پر یہ بہت معنی خیز تھا۔"

میں نے آہستہ سے سر ہلایا۔ "تو اس کا مطلب ہے کہ جوابدہی کا تعلق میرے ماضی سے نہیں، بلکہ انتخاب کے اس چھوٹے سے لمحے سے ہے۔"

انہوں نے کہا، "بالکل۔ آپ اپنی جینیات، اپنی پرورش، یا اپنی جذباتی ساخت کے جوابدہ نہیں ہیں۔ آپ اپنے ردِ عمل کے جوابدہ ہیں—وہ مقام جہاں قوتِ ارادی اور ضمیر ملتے ہیں۔ یہی وہ حصہ ہے جس پر کوئی دوسرا قابو نہیں پا سکتا۔ یہی وہ حصہ ہے جو آپ کی پہچان بناتا ہے۔"

میں نے ایک گہرا سانس لیا، مجھے سکون اور ذمہ داری کا ایک عجیب سا ملا جلا احساس ہو رہا تھا۔

"یہ ماننا کہ ہر چیز پہلے سے طے شدہ ہے، شروع میں مجھے پرسکون محسوس ہوا تھا... لیکن اس نے مجھے بے بس بھی کر دیا تھا۔"

وہ نرمی سے مسکرائے۔ "وہ اس لیے کہ یہ عقیدہ آپ سے وہ واحد حصہ چھین لیتا ہے جو واقعی اہمیت رکھتا ہے۔ جبریت (Determinism) آپ کے آغاز کی وضاحت کرتی ہے، لیکن ذمہ داری آپ کی منزل کا تعین کرتی ہے۔ آپ زندگی کے طوفانوں کو کنٹرول نہیں کر سکتے، لیکن آپ یہ انتخاب کر سکتے ہیں کہ اپنی کشتی کا رخ کیسے موڑنا ہے۔ یہی چھوٹا سا انتخاب، یہی رخ موڑنا، آپ کی انسانیت ہے۔"

میں نے اسے نئی وضاحت کے ساتھ دیکھا۔ "تو گویا ہر چیز لکھی جا سکتی ہے... سوائے میرے ردِ عمل کے؟"

انہوں نے سر ہلایا۔ "ہاں۔ اور یہی چھوٹا سا غیر تحریر شدہ حصہ—آپ کا ردِ عمل—ہی وہ وجہ ہے جس کی بنا پر آپ جوابدہ ہیں... اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی اہمیت ہے۔"